رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ہ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پرشور ہے	عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردے گا۔
(الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

جلد ۷	مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء	دو شنبہ	مطابق ۶ شعبان سنہ ۱۳۳۸ھ	نمبر ۸۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نزلہ اور سر درد کے دورہ کی وجہ سے ۲۳۔ اپریل کو خطبہ جمعہ نہ فرما سکے آج (۲۴۔ اپریل) حضور کی تکلیف میں افاقہ ہے۔ ۲۳۔ اپریل کو خطبہ جمعہ سید قاضی امیر حسین صاحب نے پڑھا۔

حافظ روشن علی صاحب ایک وفد میں ..... باہر تشریف لے گئے ہیں ٭

محلہ دار الضعفاء میں قبلہ میر ناصر نواب صاحب نے دو اور پختہ مکان تعمیر کرا دئے ہیں۔ جو غرباء کے آرام کا باعث ہونگے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ حضرت میر صاحب کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ رفاہ عام کے اور بہت سے کام سرانجام دیں ٭

نامۂ صادق از امریکہ
اللہ تعالےٰ کا شکر

ہے کہ بطفیل حضرت رحمۃ للعالمین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و بہ برکت ہمت اولوالعزم ایدہ اللہ تعالیٰ میرے جیسے کمزور اور کم طاقت کو یہ توفیق جناب الٰہی سے مرحمت ہوئی کہ بقول شخصے نخفی سی جان تن تنہا سمندروں کو عبور کرتی ہوئی براعظم ایشیاء سے براعظم یورپ پہنچی اور براعظم یورپ سے براعظم امریکہ پہونچی۔ امریکہ کے اخبار لکھتے ہیں ہمارے مشنری بڑے سامانوں کے ساتھ اور دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ دوسرے ملکوں کو جاتے ہیں۔ مگر دیکھو احمدی مشنری کی قوت ایمانی کو کہ وہ اکیلا ہی امریکہ کو مسلمان کرنے کیواسطے ہمارے ساحل پر آ موجود ہوا ہے۔ بیشک یہ بات دنیاداروں کی نگاہوں میں عجیب ہے مگر سنت قدیم کے مطابق اصحاب حضرت رسول پاک سید الانبیاء خاتم النبیین بسا اوقات اکیلے سمندروں اور جنگلوں کو چیرتے ہوئے ایسے ایام میں دوسرے ملکوں میں پہونچے۔ جبکہ سفر آج کل کی نسبت بسا دشوار اور مصیبت افزا تھے۔ آجکل تو ایسے کاموں میں ثواب لینا اُن بہادر اور پاک دل لوگوں کے مقابلہ میں گویا لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔ مگر مسلمانوں میں وہ ہمت عزم۔ صدق اخلاص بالفاظ دیگر وہ اسلام نہیں رہا۔ اسواسطے ایسے ثواب ان سے چھین لئے گئے اور حضرت

مجدد وقت

مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا کئے گئے۔ اور یہ بھی اس سلسلہ کی حقانیت کا ایک ثبوت ہے کہ ملک انگلستان کے ساتھ اتنے لمبے عرصہ کے تعلقات کے بعد اگر کسی کو اس امر کی توفیق عطا ہوئی کہ ہندوستان سے انگریزوں کو تبلیغ اسلام کرے۔ تو احمدیوں کو ہوئی۔ غیر احمدیوں کو نہ ہوئی۔ سوچنے والے سوچیں۔ اور غور کرنیوالے غور کریں۔ کہ یہ تمیز اور فرقان کس مقدس وجود کی

Digtized by Khilafat Library

صداقت کی دلیل ہے۔ نام تو رب کا مسلمان ہی ہے۔ اور ہر شخص کا اختیار ہے۔ جو چاہے اپنا نام رکھے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ زندگی کس میں ہے۔ روح و روحانیت کہاں پائی جاتی ہے۔ یہ اسی مجدد دین لیڈر اسلام مسیح موعود کے تعلق کا نتیجہ ہے۔ اس وہ مسیح موعود جس کا نام حضرت سید الرسل نے نبی رکھا ہے۔ کہ میرے جیسے عاجز انسان نے

سفر سمندر

کی دقتوں کو برداشت کرنے کی توفیق پائی۔ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کو ہمارا جہاز ہاورفورڈ نام لورپول سے بعد دوپہر چلا۔ برادر مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نیر جو از راہ محبت لورپول تک عاجز کو وداع کرنے لنڈن سے ساتھ آئے۔ کنارہ سمندر پر دیر تک کھڑے دعائیں کرتے رہے۔ اور میں اوپر تختۂ جہاز پر ان کو دیکھتا دعائیں کرتا رہا۔ چونکہ جہاز بڑا اور بہت اونچا تھا۔ ان کا میرا فاصلہ اتنا تھا جیسا کوئی تیسری منزل سے نیچے دیکھتا ہے۔ بات بھی سنائی نہ دیتی تھی۔ لیکن ان دو طرفہ دعاؤں کی حالت حاضرین پر ایک خاص اثر کر رہی تھی۔ اور ایام سفر میں کئی لوگوں نے ذکر کیا کہ جب آپ کا بھائی نیچے کھڑا تھا۔ اور آپ اوپر۔ تو آپ ہر دو پر ایک عجیب حالت طاری نظر آتی تھی۔

چونکہ عاجز جہازی سفر سے بہت ڈرتا ہے۔ اس میں دوران سر اور قے اور جی متلانا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور ذرہ سی حرکت سے میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ اسواسطے میں نے اپنی طرف سے بہتیری کوشش کی۔ کہ ایسا جہاز لوں۔ جو تھوڑے سے تھوڑے دنوں میں امریکہ پہونچ جائے۔ اور بعض ایسے جہاز ہیں جو صرف پانچ دن میں انگلینڈ سے امریکہ پہونچ جاتے ہیں۔ لیکن مجھے پاسپورٹ بہت تنگ میعاد میں ملا۔ اور جلدی سے جو جہاز ملا۔ اسی کا لینا غنیمت جانا۔ اور حکمت الٰہی کے ماتحت جہاز ہو ملا۔ وہ جتنا بڑا تھا۔ اتنا ہی سست رفتار۔ اور پھر اس پر بڑھ کر یہ کہ وہ براہ راست امریکہ نہ آیا۔ بلکہ لورپول سے لاہاور اور لاہاور سے ہیلی فیکس اور ہیلی فیکس سے فلیڈلفیا۔ اس طرح راستہ میں فرانس اور کناڈا ہوتے ہوئے امریکہ پہونچے۔ اور بجائے پانچ چھ روز کے انیس روز لگ گئے۔ ہوا بھی تیز رہی۔ جہاز کی بڑی جسامت کے سبب حرکت کم تھی۔ تاہم کئی روز بیمار رہا۔ اور نصف سے زیادہ اوقات کھانے کے کمرے میں نہیں جا سکا۔ لیٹے لیٹے کچھ کھا لیا۔ جہاز کے فرانس جانے کی وجہ یہ تھی کہ وہاں قریب

دو ہزار چینی

جو ایام جنگ میں امداد گورنمنٹ برطانیہ کیواسطے آئے تھے اور جہازوں کی کمی کے سبب اب تک فرانس میں رکے پڑے تھے۔ اس جہاز پر سوار کرا کر کناڈا لائے گئے۔ وہاں سے ریل پر سوار ہو کر اور غربی کناڈا سے پھر جہاز پر سوار ہو کر چین پہنچائے جائیں گے۔ ان کے ساتھ چند انگریز فوجی افسر انتظام کیواسطے تھے۔ افسوس ہے کہ ان میں انگریزی جاننے والے بہت ہی کم تھے۔ اور میں چینی نہ جانتا تھا۔ نیز ان کی رہائش کا حصہ جہاز میں الگ تھا۔ اور ہمارے حصے میں آنے کی ان کو اجازت نہ تھی۔ تاہم جب طبیعت اچھی ہوتی۔ عاجز انہیں تبلیغ کرتا۔ ان میں چند مسلمان تھے۔ جنمیں سے بفضلہ تعالیٰ

پانچ چینی سلسلہ حقہ میں داخل

ہوئے۔ ان کے اسماء یہ ہیں:۔

(۱) وانگ ہاں چین (۲) ٹر بیی تھیان جان (۳) دوا ہیا ان نگ (۴) جانگ وین جیہہ (۵) مودین شو۔

جہاز پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کا بہت موقعہ ملتا رہا۔ اکثر احباب کیواسطے الگ الگ دعائیں کیں۔ اور سب کے واسطے اکٹھی بھی کیں۔ ایک دن دعاؤں کیواسطے طبیعت میں بہت جوش تھا۔ اس دن سب کے لئے دعائیں کرنے کے بعد ایک جامع دعا کی۔ جو کہ میں ساتھ ساتھ لکھتا بھی گیا۔ اسواسطے محفوظ ہے۔ اس

دعائے صادق

کو اسجگہ لکھ دیتا ہوں۔ تاکہ کسی بھائی کو ان الفاظ میں دعا کرنے اور فائدہ اٹھانے کی توفیق جناب باری سے ہو۔ اور عاجز کو ثواب حاصل ہو۔

اے میرے رب کریم۔ میرے رب رحیم۔ میرے رب حلیم۔ میرے رب ستار غفار۔ اے میرے غریب نواز مالک۔ اے میرے خالق اے میرے پروردگار۔ میرے مولا میرے رحمٰن۔ اے میرے قدیم غفور الرحیم۔ تو سب پر مالک۔ سب پر قادر۔ سبھی کچھ تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ کچھ نہ تھا پر تو تھا۔ کچھ نہ ہو گا پر تو ہو گا۔ تو روحوں کا خالق اور مالک۔ تو جسموں کا خالق اور مالک۔ تو مادے کا خالق اور مالک۔ تو جان کا خالق اور مالک۔ تو زمانے کا خالق اور مالک۔ تو سب کا خالق تو سب کا مالک۔ کوئی ذرہ نہیں جو تیرے اذن کے بغیر حرکت کر سکے۔ تو قادر مطلق توانا۔ علیم۔ حلیم۔ خبیر۔ قدیر۔ سمیع۔ بصیر۔ تیرے اور بر تیرے میں تیرے حضور پر سوالی ہوں۔ میں فقیر ہوں تو غنی ہے۔ میں محتاج ہوں تو سب احتیاجوں سے پاک ہے۔ میں منگتا ہوں تو داتا ہے میں بھکیارا ہوں تو بخشنہار ہے۔ میں کچھ نہیں تو سب کچھ ہے۔ یا میں میں تیرے در پر امیدوار۔ تو امیدوں کا پورا کرنے والا۔ مالک میں گناہگار۔ تو پاک پروردگار۔ بخش میرے گناہوں کو۔ پردہ پوشی فرما میرے عیبوں پر۔ پورا کر میرے نقصوں کو۔ دور کر میری کمزوریوں کو۔ کرم کر۔ رحم کر۔ ستاری کر۔ غفاری کر۔ حلیمی کر۔ آسانی کر۔ ہر بدی سے بچا۔ ہر دکھ سے بچا۔ ہر غم سے نجات۔ ہر ہم سے پناہ دے۔ مجھے اور میرے محبین کو۔ میرے پیاروں کو۔ مجھ سے پیار کرنیوالوں۔ میری نصرت کرنیوالوں۔ میرے مخلصین کو۔ میرے صادقین کو۔ میرے لئے دعا کرنیوالوں کو۔ ان سب کو جن کیواسطے میں نے دعائیں کیں۔ اور وہ بھی جن کو میں سہواً بھول گیا۔ ان پر بھی رحم فرما۔ اور کرم کر۔ جو مجھ سے پیار کرتے۔ پر میں نہیں جانتا کہ وہ کرتے ہیں۔ تو علیم ہے۔ تو خبیر ہے۔ کچھ تجھ سے چھپا نہیں نہ آسمانوں میں۔ نہ زمینوں میں۔ ہاں میری اولاد پر رحم فرما۔ اور میرے بیوی بچوں پر۔ میرے متعلقین پر۔ میرے دوستوں۔ کرم فرماؤں۔ حسن ظن رکھنے والوں۔ خیر خواہوں پر۔ میری آل و اولاد کے لئے دعا کرنیوالوں اور ان کے ساتھ محبت کرنیوالوں پر۔ اور ان کے بیوی بچوں پر۔ اور ان کے متعلقین پر۔ وہ محب جو اسوقت پیدا ہیں اور وہ جو نہیں اور وہ محب جو آئندہ نسلوں میں ہوں۔ تو ان سب پر رحم کر۔ کرم کر۔ غریب نوازی کر۔ بیماریوں سے شفا دے دشمنوں سے فراغت دے۔ مقدمات اور بحثوں میں فتح دے۔ صحت دے۔ عافیت دے۔ عزت دے۔ اقبال دے۔ رزق حلال میں ترقی دے۔ وسعت دے۔ ملک دے۔ مملکت دے۔ علم نافع دے عمل مقبول دے۔ اولاد صالح دے۔ دوست اچھے عطا کر۔ تبلیغ دین کی توفیق بخش۔ اے میرے رب۔ اے میرے بخشنہار۔ تو میرا میں تیرا۔ میں تیرا تو میرا۔ ربی۔ ربی۔ ربی۔ رب جی۔ رب جی۔ رب جی سنو میری پکار کو۔ پہونچو میری فریاد کو۔ بخشو میرے ذنوب کو۔ نازل کرو اپنی رحمتیں۔ اپنی برکتیں۔ صلوٰۃ اور سلام اور درود بے انتہاء اور ان گنت اور بیشمار نبیوں کے سردار رسولوں کے سید سرتاج انبیاء حضرت محمد عربی احمد مکی مدنی پر۔ اور صلوٰۃ اور سلام اور برکات ابو الانبیاء خلیل خدا۔ ابراہیم پر۔ نوح پر۔ اسمٰعیل اسحٰق۔ یعقوب یوسف داؤد سلیمان عیسیٰ پر آدم نوح کرشن مہاراج پر اور تمام انبیاء پر جن کو

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۶ - اپریل ۱۹۲۰ء

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات پر مخالفین کے اعتراض اور اُن کے مدلل جواب

(۴)

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ

(از قلم مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

تیسرا اعتراض اہلحدیث میں یہ کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کا الہام "اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ" جس کے معنے ہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ میری توحید و تفرید کے ہے۔ قرآن مجید کی آیت قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ جس کے معنے ہیں کہ "اللہ ایک ہے" کے خلاف ہے۔ مگر معترض نے یہ نہیں بتایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام قرآن شریف کی آیت محولہ کے کیونکر خلاف ہے۔ حضرت مرزا صاحب توحید الٰہی کے قائل ہیں۔ اور اپنی جماعت کو بھی آپ نے توحید ہی کی تعلیم دی ہے۔ اور توحید پھیلانے ہی میں آپ نے اپنی زندگی صرف کی ہے۔ چنانچہ آپ نسیم دعوت صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں "خدا نے چودہویں صدی کے سر پر اپنے ایک بندہ کو جو یہی لکھنے والا ہے۔ بھیجا تا اس نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی سچائی اور عظمت کی گواہی دے۔ اور خدا کی توحید اور تقدیس کو دنیا میں پھیلا دے" اور اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے کشتی نوح صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ "تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو۔ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو" اور پھر رسالہ الوصیت صفحہ ۸ میں فرماتے ہیں۔ "اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکوگے تو دیکھو۔ میں خدا کی منشاء کے موافق کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤگے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تاکہ خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے" اور توحید حقیقی کو مدار نجات قرار دیتے ہوئے حقیقۃ الوحی ۱۱۲ میں فرماتے ہیں کہ:-

"نجات دو امر پر موقوف ہے۔ ایک یہ کہ کامل یقین کے ساتھ خدا تعالےٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔ دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیت جل شانہ کی اس کے دل میں جاگزین ہو کہ جسکے استیلا اور غلبہ کا نتیجہ ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کی اطاعت عین اس کی راحت جان ہو۔ جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے۔ اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے یہی توحید حقیقی ہے"

ان حوالجات سے ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی ساری تعلیم توحید خالص سے پر ہے۔ اور جو شخص آپ کے کسی الہام کے ایسے معنی کرتا ہے۔ جو توحید خالص کے منافی ہیں۔ یہ اس کی اپنی غلطی ہے۔ یہ الہام جو معترض نے پیش کیا ہے۔ اس کی نسبت حضرت مرزا صاحب اپنی ایک تقریر مندرجہ اخبار الحکم ۱۳ جلد ۷ مورخہ ۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں کہ:- "اللہ تعالےٰ کا ہمارے ساتھ بھی عجیب معاملہ ہے۔ ہمارا یہ الہام کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ ایک نئی طرز کا الہام ہے۔ ہم نے اب سے پہلے کسی الہامی عبارت میں اس قسم کے الفاظ نہیں دیکھے۔ اس کے معنے جو ہمارے خیال میں آتے ہیں۔ یہ ہیں۔ کہ ایسا شخص بمنزلہ توحید ہی ہوتا ہے۔ جو ایسے وقت میں مامور ہو۔ کہ جب دنیا میں توحید الٰہی کی نہایت ہتک کی گئی ہو۔ اور اسے نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو۔ ایسے وقت میں آنے والا۔ توحید مجسم ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنا ایک مقصد اور غایت مقرر کرتا ہے۔ مگر اس شخص کا مقصود و مطلوب اللہ تعالیٰ کی توحید ہی ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی توحید کو اپنے طبعی جذبات اور مقاصد سے بھی مقدم کر لیتا ہے۔ اپنی ساری ضرورتوں کو پیچھے ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح پر ہر ایک شخص کا اپنے مقاصد کا ایک بت ہوتا ہے۔ اور وہ اس حد تک پہنچنا چاہتا ہے۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ کہ اس تک پہنچا دے۔ یا اس کی عمر کو پہلے ہی خاتمہ کر دے۔ وہ اپنے مال یا عزت و آبرو۔ بال بچوں یا دوسری حوائج کے لئے تڑپتا ہے اور بیخود ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات لوگ انہیں مشکلات میں پڑ کر خودکشی بھی کر لیتے ہیں۔ مگر وہ شخص جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے۔ اس کا یہی جوش خدا تعالیٰ کی توحید کے لئے ہو جاتا ہے۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کی بجائے خدا تعالیٰ کی توحید کے لئے مضطرب اور بیخود ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایسے وقت میں یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی توحید بہت ہی پیاری ہے۔ یہ توحید تھی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے کبھی وبا۔ کبھی قحط اور کبھی اپنے پیارے انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ کی تلوار سے اسکے قیام کے واسطے ہزاروں مشرک جانوں کو تباہ کر دیا۔ مکہ و مدینہ منورہ کے حالات بھی صرف اسی کی خاطر پیچیدہ ہو گئے تھے۔ موسیٰ ؑ کا معاملہ بھی اسی توحید کے لئے تھا"

حضرت مرزا صاحب کی اس تقریر سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ کا الہام (اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ) جس کو معترض نے آیت قل ھو اللہ احد کے خلاف بتایا ہے۔ توحید خالص کا مؤید ہے نہ مخالف۔ اور اس سے توحید الٰہی ثابت ہوتی ہے۔ نہ کوئی ایسا امر جو توحید الٰہی کے منافی ہو۔

(۵)

الہام - اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ

معترض نے حضرت مرزا صاحب کے الہام اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ پر بھی اعتراض کیا ہے کہ یہ الہام قرآن مجید کی آیت لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کے خلاف ہے۔ اور لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کسی کو نہیں جنا۔ اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ مگر مرزا صاحب کا یہ الہام بتاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب خدا میں سے ہیں۔ اور خدا ان میں سے ہے۔ اس اعتراض میں بھی معترض نے دھوکہ دیا یا دھوکہ کھایا ہے۔ حضرت

مرزا صاحب اپنے رسالہ الوصیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ :- " وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں - اور جس کی کوئی بیوی نہیں - وہ وہی بے مثل ہے - جس کا کوئی ثانی نہیں - اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں - اور جس کا کوئی ہمتا نہیں - جس کا کوئی ہم صفات نہیں " اور ایسا ہی آپ نے کشتی نوح صفحہ ۱۰ میں فرمایا ہے - کہ جو لوگ میری پیروی کرنیوالے ہیں " وہ یقین کریں - کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے - جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے - نہ وہ کسی کا بیٹا - نہ کوئی اس کا بیٹا "

ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے - کہ حضرت مرزا صاحب کے نزدیک بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک جننے اور جنے جانے سے منزہ و پاک ہے - نہ وہ کسی کا بیٹا ہے - اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے - پس معترض کا اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ سے یہ سمجھنا کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ہے - کہ وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں - یا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ ان سے پیدا ہوا ہے - ایک بے جا حملہ ہے - اس الہام کی جو تشریح و تفسیر حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں خود تحریر فرمائی ہے - اس کا ذکر کتاب "نعم الوکیل" میں ہو چکا ہے - اس جگہ میں ان تحریروں کے علاوہ جو تشریح اس الہام کی حضرت مسیح موعود نے اپنی تقریر میں بیان فرمائی ہے - صرف اسی کا حوالہ دیتا ہوں - سوال ہوا - کہ آپ کے الہام اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ سے کیا مراد ہے - فرمایا " اس کا پہلا حصہ تو بالکل صاف ہے کہ تو جو ظاہر ہوا - یہ میرے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے - اور جس انسان کو خدا تعالیٰ مامور کر کے دنیا میں بھیجتا ہے - اس کو اپنی مرضی اور حکم سے مامور کر کے بھیجتا ہے - جیسے حکام کا بھی یہ دستور اور قاعدہ ہے اب اس الہام میں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے - اَنَا مِنْکَ اس کا یہ مطلب اور منشاء ہے - کہ میری توحید اور میرا جلال اور میری عزت کا ظہور تیرے ذریعہ سے ہو گا - ایک وقت آتا ہے - کہ زمین فسق و فجور اور شر و فساد سے بھر جاتی ہے - لوگ اسباب پرستی میں ایسے فنا اور منہمک ہوتے ہیں - کہ گویا خدا کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا - ایسے وقتوں میں خدا تعالیٰ اپنے اظہار کے واسطے ایک بندہ اپنی طرف سے بھیج دیتا ہے ہندوؤں نے جو اوتار کا مسئلہ مانا ہے - یہ بھی اسی کا ہم رنگ ہے - گویا خدا تعالیٰ ان کے اندر مجازی طور پر بولتا ہے - اس زمانہ میں اسباب پرستی اور دنیا پرستی اسی طرح پھیل گئی ہے - خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان نہیں رہا - دہریت اور الحاد کا زور ہے - جو کچھ حالت اسوقت زمانے کی ہو رہی ہے - اس پر نظر کر کے کہنا پڑتا ہے کہ زمانہ زبان حال سے پکار رہا ہے - کہ کوئی خدا نہیں - عملی حالت ایسی کمزور ہو گئی ہے - کہ کھلی بےحیائی اور فسق و فجور بڑھ گیا ہے - یہ ساری باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ دلوں سے خدا پر ایمان اور اس کی ہیبت اُٹھ گئی ہے - اور کوئی یقین اس ذات پر نہیں - ورنہ یہ کیا بات ہے - کہ انسان کو اگر معلوم ہو جائے - کہ اس سوراخ میں سانپ ہے - تو وہ کبھی اسمیں اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا - پھر یہ بےحیائی اور فسق و فجور اتلاف حقوق جو بڑھ گیا ہے - کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا - کہ خدا پر ایمان نہیں رہا - یا یہ کہو کہ خدا گم ہو گیا ہے - اسوقت خدا تعالیٰ نے اپنے ظہور کا ارادہ فرمایا اور مجھے مبعوث کیا - اسلئے مجھے کہا کہ :- اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ اور اس کے یہی معنی ہیں کہ میرا جلال اور میری توحید و عظمت کا ظہور تیرے ذریعہ ہو گا - چنانچہ وہ نصرتیں اور تائیدیں جو اسنے اس سلسلہ کی کی ہیں - اور جو نشانات ظاہر ہوئے ہیں - وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید اور عظمت کے اظہار کے ذریعہ ہیں -

یہ امر کوئی ایسا امر نہیں کہ مشتبہ یا مشکوک ہو - بلکہ تمام مذاہب میں مشترک طور پر پایا جاتا ہے - کہ ایک وقت خدا کے ظہور کا آتا ہے - اور ایک وقت ہوتا ہے - کہ خدا اسوقت گم ہوا ہوا سمجھا جاتا ہے - یہ وہ وقت ہوتا ہے - جب اس کی ہستی اور توحید اور صفات پر ایمان نہیں رہتا - اور عملی رنگ میں دنیا دہریہ ہو جاتی ہے اُس وقت جس شخص کو خدا اپنی تجلیات کا مظہر قرار دیتا ہے وہ اس کی ہستی توحید اور جلال کے اظہار کا باعث ٹھہرتا ہے - اور وہ اَنَا مِنْکَ کا مصداق ہوتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ خدا تعالیٰ کو کسی ذریعہ کی کیا ضرورت ہے - تو ہم کہیں گے - کہ یہ سچ ہے - کہ اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے مگر اسنے عالم اسباب میں ایسا ہی پسند فرمایا ہے - دیکھو پیاس لگتی ہے - یا بھوک لگتی ہے - مگر یہ پیاس یا بھوک پانی اور کھانے کے بغیر فرو نہیں ہو سکتی - اسی طرح جسقدر قوتیں اور طاقتیں اور ان کے تقاضے ہیں - وہ اسی طرح پورے ہوتے ہیں - اسی طرح دنیا کی تمدنی زندگی کی اصلاح اور انتظام کے لئے اس نے بادشاہوں اور حکومت کے سلسلہ کا انتظام رکھا ہے - جو شریروں کو سزا دیتے اور مخلوق کے حقوق - ان کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرتے ہیں - خدا خود اُتر کر تو نہیں آتا - حالانکہ یہ سچ ہے - کہ وہی حفاظت کرتا ہے - اور شریروں کی شرارت سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے - اسی طرح روحانی انتظام کے لئے بھی اس کا ایسا ہی قانون ہے - سچی پاکیزگی اور طہارت اور وہ ایمان جس سے معرفت بصیرت اور یقین پیدا ہو - خدا ہی کی طرف سے آتا ہے - اور اس کا مامور لیکر آتا ہے - اور وہ ذریعہ ٹھہرتا ہے - خدا کے جلال اور عظمت کا - اور وہ اسوقت آتا ہے - جب دنیا میں سچی پاکیزگی نہیں رہتی - اور خدا سے دوری اور بعد ایسا ہوتا ہے - کہ گویا خدا ہی نہیں - اور جب دنیا کے ہاتھ میں صرف پوست رہ جاتا ہے - اور مغز نہیں رہتا - تب خدا اپنے کسی بندے کے ذریعہ اپنا ظہور فرماتا ہے - چونکہ اس زمانہ میں اسنے مجھے بھیجا ہے - اس لئے مجھے مخاطب کر کے فرمایا :- اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ - دیکھو الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰

ایک اور دوسری تقریر مندرجہ اخبار الحکم نمبر ۳۲ جلد ۷ میں آپ فرماتے ہیں :-

" اَنْتَ مِنِّیْ - تو بالکل صاف ہے - اسپر کسی قسم کا اعتراض اور نکتہ چینی نہیں ہو سکتی - میرا ظہور محض اللہ تعالیٰ کے ہی فضل سے ہے - اور اسی سے ہے -

دوسرا حصہ اس الہام کا کسی قدر شرح طلب ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ قرآن شریف میں بار بار اس کا ذکر ہوا ہے۔ وحدہٗ لا شریک ہے۔ نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے۔ نہ صفات میں۔ نہ افعال الٰہیہ میں۔ یہی بات یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل ایمان اسوقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو۔ توحید تب ہی پوری ہوتی ہے۔ کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو کیا باعتبار ذات اور کیا باعتبار صفات اور افعال کے بےمثل مانے۔ نادان میرے الہام پر تو اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ لیکن اپنی زبان سے ایک خدا کا اقرار کرنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی صفات دوسرے کے لئے تجویز کرتے ہیں ....

....

فناء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فنا حقیقی ہوتی ہے۔ جیسے وجودی مانتے ہیں۔ کہ سب خدا ہی ہیں۔ یہ تو بالکل باطل اور غلط ہے۔ اور یہ شرک ہے۔ لیکن دوسری قسم فناء کی فناء نظری ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا شدید اور گہرا تعلق ہو۔ کہ اس کے بغیر ہم کچھ چیز ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہی ہستی ہو۔ باقی سب ہیچ اور فانی ہو۔ یہ فناء اتم کا درجہ توحید کے اعلیٰ مرتبہ پر حاصل ہوتا ہے۔ اور توحید کامل ہی اس درجہ پر ہوتی ہے۔ جو انسان اس درجہ پر پہونچتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کچھ ایسا کھویا جاتا ہے۔ کہ اس کا اپنا وجود بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ جیسے ایک لوہے کا ٹکڑا آگ میں ڈالا جائے۔ اور وہ اسقدر گرم کیا جاوے۔ کہ سرخ آگ کے انگارے کی طرح ہو جاوے۔ اسوقت وہ لوہا آگ ہی کی ہمشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب ایک راستباز بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور وفاداری کے اعلیٰ درجہ پر پہونچکر فناء فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور کمال درجہ کی نیستی ظہور پاتی ہے اسوقت وہ ایک نمونہ خدا کا ہوتا ہے۔ اور حقیقی طور پر وہ اسوقت کہلاتا ہے۔ "اَنْتَ مِنِّیْ" یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو دُعا سے ملتا ہے۔ یاد رکھو دُعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دُعا میں لگا رہے۔ اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دُعا کرے۔ کہ اس کو کمال کے درجہ پر پہنچا دے ...... غرض دُعا کے ساتھ صدق اور وفا کو طلب کرے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر کامل نیستی کی صورت اختیار کرے۔ اس نیستی سے ایک ہستی پیدا ہوتی ہے۔ جس میں وہ اسبات کا حقدار ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے کہے۔ کہ:۔

اَنْتَ مِنِّیْ۔ اصل حقیقت اَنْتَ مِنِّیْ کی تو یہ ہے۔

اور عام طور پر ظاہر ہی ہے۔ کہ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہے۔ اب اس کے بعد ایک اور حصہ اس الہام کا ہے۔ جو اَنَا مِنْکَ ہے۔ بس اس کی حقیقت سمجھنے کے واسطے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسا انسان جو نیستی کے کامل درجہ پر پہونچ کر ایک نئی زندگی اور حیات طیبہ حاصل کر چکا ہے۔ اور جس کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔ اَنْتَ مِنِّیْ جو اس کے قرب اور معرفت الٰہی کی حقیقت سے آشنا ہونے کی دلیل ہے۔ اور یہ انسان خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عزت و عظمت اور جلال کے ظہور کا موجب ہوا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک عینی اور زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ اس رنگ سے اور اس لحاظ سے گویا خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہو کر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ظہور کا ایک آئینہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں جب ان کا وجود خدا نما آئینہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کہتا ہے۔ وَاَنَا مِنْکَ ایسا انسان جسکو اَنَا مِنْکَ کی آواز آتی ہے۔ اوسوقت دنیا میں آتا ہے جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے۔ اسوقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے۔ اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے اسنے مجھ کو مبعوث کیا ہے۔ تا میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں۔ اس کی اطلاع دوں۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا۔ اور فرمایا:۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ "

حضرت مسیح موعود کی یہ دونوں تقریریں نہایت وضاحت کے ساتھ بتلا رہی ہیں۔ کہ الہام اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ کا کیا مطلب ہے۔ اور یہ کہ جو کچھ مخالف اس الہام کا مطلب اپنی طرف سے بیان کرتے ہیں وہ سراسر ان کا افترا ہے +

مولوی عطاء اللہ امرتسری اور ایک آریہ اخبار

امرتسر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر کے موقع پر امرتسر کے کچھ لوگوں نے مولوی عطاء اللہ کی سرکردگی میں جو فتنہ برپا کیا۔ اور شور و شر ڈالا۔ اسپر کوئی سمجھدار اور معقول پسند انسان نفرت اور ملامت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ذیل میں روزانہ اخبار پرتاب کے آریہ ایڈیٹر صاحب کی رائے اس کے متعلق درج کیجاتی ہے۔ جو آپنے ۲۱۔ اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

"۱۴۔ اپریل کو مرزا محمود احمد صاحب قادیانی کا امرتسر میں لیکچر تھا۔ مسلمان بھی بھاری تعداد میں جمع تھے۔ مرزا صاحب نے اپنے لیکچر میں ایک حدیث کا حوالہ دیا۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے حدیث کا حوالہ مانگا۔ صدر جلسہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے جواب میں کہا:۔ خاموش" اسپر مولوی عطاء اللہ اور ان کی جماعت نے ایک ایک منٹ کے وقفہ پر خاموش خاموش کہنا شروع کر دیا۔ مولوی عطاء اللہ ایک کرسی پر کھڑے ہو کر اصرار کرنے لگے۔ مرزا محمود نے کہا۔ یہ کوئی

مناظرہ تھوڑا ہی ہے - اگر آپ کو حوالہ لینا ہے - تو گھر آیئے گا - مولوی عطاء اللہ کی اس سے تسلی نہ ہوئی - اس کے بعد پبلک میں جوش پھیل گیا - اور فساد کے آثار نمایاں ہو گئے - کہا جاتا ہے - کہ اسوقت ڈنڈے بھی ہاتھوں میں گھومنے لگے - اور اگر اس وقت پولیس دانائی سے کام نہ لیتی - تو فساد ہو جاتا - سب انسپکٹر پولیس نے مولوی عطاء اللہ کو شانت ہونے کا مشورہ دیا - اس کے بعد مولوی صاحب مع اپنے ہمخیال مسلمانوں کے پنڈال سے اٹھ کر چلے گئے - اور اس سے باہر انہوں نے لیکچر دینا شروع کر دیا - حاضرین کی کثرت ان کے ساتھ اٹھ آئی مسلمانوں - کے اندر اس بے حد جوش کی ایک وجہ یہ ہے کہ قادیانی فرق سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ نہیں مانتا اس کا خلیفہ تو قادیان میں ہے - چنانچہ مولوی عطاء اللہ نے جلسہ میں کہا - کہ قادیان کا خلیفہ تو گھر میں خلافت کرے - اور مکہ نصرانی فتح کریں - اسپر مسلمانوں نے احمدیوں پر شیم شیم بھی کی -

ہمیں افسوس ہی - کہ ہمیں مولوی عطاء اللہ کے طرز عمل سے اتفاق نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ دوسرے کے جلسہ میں جا کر گڑ بڑ ڈالے اس جلسہ کا لوگ بائیکاٹ کریں - اس کے خلاف تقریریں کریں جو چاہیں کریں لیکن دوسرے کو اظہار خیالات سے نہ روکیں "

کیا ان آخری سطور کو پڑھ کر مولوی عطاء اللہ اور ان کے ساتھی شرمائینگے ؟ افسوس ہمارے مخالفین کی حالت اسقدر گر گئی ہے - کہ دیگر مذاہب کے لوگوں کو انہیں تہذیب اور شرافت کا سبق پڑھانے کی ضرورت پیش آرہی ہے - اسلام وہ مذہب ہے - جس نے دنیا کو تہذیب سکھائی - جس نے رواداری کی تعلیم دی - جس نے دلائل کے مقابلہ میں دلائل پیش کرنے کی تلقین کی اور جس نے بدکلامی اور بدزبانی کی سخت ممانعت کی - لیکن آج مسلمان کہلانے والے اپنے طرز عمل سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں - اور اپنی بداخلاقی اور بد تہذیبی دکھا کر لوگوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ ان کے ناصح بنیں - اس سے زیادہ نازک حالت مسلمانوں پر اور کیا آئیگی - کیا کوئی درد مند ہے - جو سوچے +

اذا وعد اخلف

چودہری پیر اندتا (غیر مبایع) اور مرزا حاکم بیگ صاحب (احمدی مبایع) کے مابین یہ قرار پایا - کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت پر گوجرات میں مباحثہ ہو - چودہری پیر اندتا کی طرف سے مولوی غلام قادر مبلغ پیغام اور مرزا حاکم بیگ کی طرف سے چودہری احمد الدین صاحب وکیل مناظر ہونگے - چودہری پیر اندتا نے لکھ دیا - کہ اگر میں ۲۸ - مارچ مولوی غلام قادر کو مناظرہ کے لئے پیش نہ کروں - تو میں جھوٹا - اور یہی بات مرزا حاکم بیگ صاحب نے بھی اپنے وکیل کے متعلق لکھ دی - تاریخ مقررہ پر مبایعین کا مناظر تو باوجود بیمار ہونے کے پہونچ گیا - مگر پیغامیوں کی طرف سے باوجود وعدہ کے کوئی نہ پہونچا - جب ۲۸ - مارچ تک کوئی مناظر غیر مبایعین کا نہ آیا - تو ناچار چودہری پیر اندتا (غیر مبایع) نے یہ تحریر لکھ دی کہ :-

"میں نے مرزا حاکم بیگ سے وعدہ کیا تھا کہ مولوی غلام قادر کو ختم نبوت کی بحث پر پیش نہ کر سکا - تو میں جھوٹا ہوں - تاریخ ۲۸ - مارچ تھی - میں نے سکرٹری صاحب کو خط لکھا تھا - انجمن اشاعت اسلام لاہور کے خط نمبر ۲۲۶۸ مورخہ ۷ - مارچ بدیں مضمون مجھ کو ملا کہ ۲۶ مارچ کو مولوی غلام قادر و میر مدثر شاہ صاحبان پہنچ جائینگے - وعدہ پر نہ پہنچے - عاجز نے ۲۶ مارچ تا ۲۸ - مارچ اسٹیشن پر انتظار کیا - کوئی نہیں آیا - اسواسطے میں جھوٹا ہوں - مرزا حاکم بیگ کی طرف سے چودہری صاحب احمد الدین وکیل حاضر رہے "

بقلم خود پیر اندتا سکنہ نورا
۲۸ - مارچ بوقت شام

النظر

دلنواز اس کے ایڈیٹر صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب برق سجادہ نشین درگاہ اکبریہ و آنریری سکرٹری انجمن دائرۃ الصوفیہ کھروڑ ضلع ملتان ہیں - اب تک اس کے دو نمبر شایع ہوئے ہیں - اس میں ہر قسم کے مضامین ہوتے ہیں - منقولات کا حصہ زیادہ ہوتا ہے - اگر توجہ کی جائے - تو رسالہ اچھا ہو سکتا ہے - سال میں چار رسالے شایع ہونگے - قیمت سالانہ مع محصولڈاک ۲ ار

دلکش یہ مصور ماہوار ادبی رسالہ مراد آباد سے ایک باہمت نوجوان کرشن اوتار نکالتے ہیں - اب تک تین نمبر شایع ہوئے ہیں - جن کو ہر پہلو سے دلکش بنانے کے لئے بہت خرچ برداشت کیا گیا ہے - کتابت عمدہ ہونے کے باوجود منوہر پریس نے چھپائی میں کوئی منوہرپن نہیں دکھایا - بحیثیت مجموعی رسالہ قابل قدر اور ہونہار ہے قیمت چار روپے سالانہ جو بالکل واجبی ہے -

ملنے کا پتہ :- ایڈیٹر رسالہ دلکش منوہر پریس مراد آباد

رفیق حیات پہلے یہ ماہوار رسالہ محض طبی مضامین لئے ہوئے نکلتا تھا - مگر اب یہ کلیتہً مولوی ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی قادیان کے انتظام میں آ گیا ہے - مارچ اور اپریل کے پرچے اکٹھے شایع ہوئے ہیں - تقطیع کتابی - ٹائٹل رنگین اور کتابت و طباعت پہلے سے اچھی ہے - اب اس کا رنگ بالکل بدل جائیگا - طبی مضامین کے ساتھ علمی - ادبی - تاریخی مضامین بھی شایع ہونگے - سلسلہ حقہ کی تاریخ مختلف عنوانات کے ماتحت اس میں شایع ہوگی - لطیف ادبی مضامین اور پاکیزہ نظمیں کوشش سے اس میں فراہم کی جائینگی - مولوی صاحب کی نظم و نثر مستغنی عن التوصیف ہے - اور آپ کا نام رسالہ کی آیندہ خوبیوں کا ضامن - قیمت دو روپے سالانہ - خریداری کے لئے مولوی صاحب موصوف سے خط و کتابت ہونی چاہیئے +

اُمید ہے احباب مولوی صاحب کی حوصلہ افزائی فرمائینگے +

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر- ۱۹- فروری سنہ۱۹۳۰ء)

ہمارے پانچ نئے بھائی

ولندیز- امریکن اور نائجیرین نومسلم

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر کا حسب ذیل نامہ جو بہت سی خوشخبریوں پر مشتمل ہے۔ ہمیں کسی وجہ سے دیر میں موصول ہوا ہے۔ اس لئے اب شائع کیا جاتا ہے۔ اُمید ہے۔ احباب بہت دلچسپی سے پڑھینگے۔ (ایڈیٹر)

ایک ولندیز کا اسلام کچھ مدت سے ایک نوجوان ولندیز یعنی باشندہ ہالینڈ (جن کو ڈچ بھی کہتے ہیں) احمدی مبلغین کے زیر تبلیغ تھا۔ اسے پہلے پہل ہمارے نئے جوشیلے بھائی مسٹر اولاف ابراہیم فیتھ ہمارے پاس لائے تھے۔ اور یہ متواتر ایتوار کے جلسوں میں آکر مسیحیت اور اسلام کا مقابلہ کرنے میں مصروف رہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب ٹیچنگز آف اسلام کا مطالعہ کیا۔ شرائط بیعت غور سے پڑھیں۔ اور پورے غور و خوض و تحقیقات کے بعد رومن کیتھولک مذہب کو ترک کر کے صدق دل سے لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھکر احمدی ہو گئے۔ ان کا ڈچ مسیحی نام جوہانیز ہنڈریکوس پیٹروس فان اوسٹیتن تھا۔ چونکہ ملک ہالینڈ میں یہ پہلے احمدی ہیں۔ اس لئے ان کا نام حضرت خلیفہ ثانی کے اسم مبارک پر بطور تفاؤل محمود رکھا گیا۔ الحمد للہ۔

نائجیرین اور امریکن نومسلم اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے فضل سے سعید ارواح کو احمدیت کی طرف لا رہا ہے۔ اور مختلف بلاد میں تبلیغ کے دروازے کھول رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا مسیح سفید و سیاہ پرند کثرت کے ساتھ پکڑنے میں مشغول ہے۔ ذیل کے چار نئے بھائی اس کا ثبوت ہیں۔

(۱) ایس۔ اُوان لے۔ او۔ ای سکرٹری یونائیٹڈ افریقن برادرہوڈ جو ایک تعلیم یافتہ عالی خاندان اور قوم ایبو کے رؤسا میں سے ہیں۔ اور بچپن میں عیسائی ہو جانے کے باعث مسیحیت سے محبت کرنے لگے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور احمدی مبلغین کے وعظ سے متاثر ہو کر صداقت احمد کے دل سے قائل ہوئے۔ اور عزیز کے اسلامی نام سے عزت حاصل کر کے جوشیلے مسلمان ہو گئے۔ الحمد للہ۔

(۲) مسٹر ٹی ہوورڈ نائجیرین ہیں مسیحیت سے تائب ہوئے ہیں۔ اور ان کا اسلامی نام سرور رکھا گیا ہے۔

(۳) آئی لے بینسی۔ خط و کتابت اور مطالعہ لٹریچر کے بعد مسلمان سے مسلمان ہوئے ہیں۔

(۴) ولفرڈ این ڈیانز۔ سکنہ جمیکا (امریکہ) ایک ذہین اور فہیم نوجوان دین عیسوی کو ترک کر کے اسلام لائے۔ اور ڈیانز سے بفضلہ تعالیٰ محمد بن گئے ہیں۔ یہ صاحب مسٹر عزیز براؤن اور ڈاکٹر احمد بلی کے ذریعہ مبلغین سے ملے۔ اور انھوں نے دین حق کو قبول کر کے اپنی سعادت کا ثبوت دیا ہے۔

ٹیبل ٹاک انگلستان میں قاعدہ ہے کہ کھانا کھاتے یا چائے پیتے وقت احباب آپس میں مختلف امور پر باتیں کرتے ہیں۔ اور یہ مناظر چونکہ مرکز سلسلہ احمدیہ واقعہ لنڈن میں اکثر نہایت دلچسپ ہونے کے سبب سلسلہ احمدیہ سے محبت رکھنے والے قلوب کو مسرت و خوشی سے پُر کرتے ہیں۔ اس لئے الفضل کے ناظرین کو بھی ان میں سے ایک منظر صفحہ قرطاس پر دکھا کر مغرب سے طلوع شمس کا پیغام دینے والا نیّر سطور ذیل بطور ہدیہ پیش کرتا ہے:۔

چائے میز پر ہے۔ اور نومسلم احمدی کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ دینی امور پر سلسلہ گفتگو شروع ہے۔ اور ہر شخص اپنے اپنے طرز پر ان ولولوں اور جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ جو تازہ جوشیلے دلوں میں مئے احمدیت کے جام پینے کے بعد جوش زن ہیں۔ ان باتوں کو آپ توجہ سے سنیں۔ کیونکہ اس دستر خوان کی گفتگو کے بعد میں آپ سے ایک سوال کروں گا؟

محمد سلمان فیتھ:۔ (حسن ٹامسن سے جو چائے پی کر اٹھ کھڑے ہیں) بھائی! یہ جیب میں کیا ہے؟

حسن ٹامسن:۔ (قرآن کریم کا ترجمہ پارہ اول نکال کر) یہ میری تلوار ہے۔ جو ہر وقت پہلو سے لٹکتی رہتی ہے۔

محمد سلمان فیتھ۔ (دوستوں سے مخاطب ہو کر) یہ خوب احمدی ہے۔ اور میرے نزدیک (جوش سے کھڑے ہو کر) اگر کوئی شخص بہت پڑھا لکھا نہ ہو۔ حسن کا سا سیدھا سادہ سپاہی ہو۔ اور توحید رسالت محمد رسول اللہؐ اور نبوت مسیح موعود پر ایمان رکھتا ہو۔ تو وہ احمدی مسلم ہے۔

داؤد فیتھ:۔ (قوی ہیکل جوان ہیں) آؤ ایک برٹش احمدیہ فٹ بال ٹیم بنائیں۔

ابراہیم فیتھ:۔ اور کسی چرچ ٹیم سے میچ کریں (قہقہہ)

مولوی فتح محمد سیال۔ (مس ہاروے سے مخاطب ہو کر۔ یہ خاتون ابھی تک مسیحی ہے) مس ہاروے! تم لکھ چھوڑو کہ ۵۰ سال میں انشاء اللہ انگلستان مسلمان ہو جائیگا۔

محمد سلمان فیتھ:۔ لکھ چھوڑو کہ انشاء اللہ تین سال میں یہاں کم از کم ۲۵۰ پڑھے لکھے جوشیلے احمدی ہو جائینگے اور لکھ چھوڑو۔ کہ ۱۲ ماہ میں مس ہاروے احمدی ہو جائینگی۔

برادران کرام! یہ پاک مذاق۔ یہ قلبی جذبات مطالعہ کرنے کے بعد میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ لاہور سے محبت رکھنے اور پشاور (پیش اور) جانے والوں سے سوال کریں۔ کہ یہ سمِ قاتل کے نتائج ہیں یا آبِ حیات کے؟

دلچسپ گفتگو ڈاکٹر احمد بلی ایک پادری سے گفتگو کہتے ہیں:۔

پادری:۔ کیا تم مسیحی نہیں ہو؟

ڈاکٹر:۔ میں مسلم ہوں۔

پادری۔ اوہ! تم محمڈن ہو۔ محمدؐ ایک کالا آدمی تھا۔

ڈاکٹر۔ ہاں صاحب۔ اور یسوع مسیح بھی کالا آدمی تھا۔

ایک لیڈی کا تعجب گذشتہ دنوں حضرت مفتی صاحب کو سوار کرانے کے لئے جب میں لورپول گیا۔ تو لارڈ نیلسن ہوٹل میں ایک Canadian lady کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس خاتون نے احمدی مبلغین کو دیکھ کر اور پیغام حق سنکر جہاں صداقت سے اتفاق کیا۔ وہاں متعجب ہو کر کلمات ذیل کہے۔

"کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ہم تو مشرق میں مشنری بھیجا کرتے تھے۔ مگر اب آپ مشرق سے ہم کو مسلمان کرنے آئے ہیں۔"

ہائڈ پارک میں جلسہ گذشتہ ایتوار کو ہم نے

Digtized by Khilafat Library

ہائڈ پارک کے دروازہ پر open air meeting یعنے کھلی ہوا میں جلسہ کیا گیا - اور اخویم محمد سلمان فیتھ نے بلند آواز سے جو خدا نے اس جوشیلے نوجوان کو عنایت کی ہے مفصلہ ذیل اعلان کیا ۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین - ہم آج یہاں اس امر کا اعلان کرنے کے لئے آئے ہیں - کہ خدا ایک ہے - محمد اس کا رسول ہے - اور کہ نجات کا مدار کسی خون پر نہیں - بلکہ ایمان و اعمال صالحہ پر ہے - ہم اعلان کرتے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں حضرت احمد قادیانی کو نبوت کے منصب پر کھڑا کیا ہے اور کہ احمد نے روسی زار کے زوال کی پیشگوئی کی - پگٹ کی ناکامی اور ڈوئی کی تباہی کی نسبت نبوت کی - ہم یہاں چار سال سے امن کے ساتھ احمدیت کا وعظ کرتے ہیں - اور ہمارا مرکز ۳۰ سٹار سٹریٹ میں ہے۔"

اخویم فیتھ کے اس اعلان کے بعد خاکسار نے کلمہ طیبہ کے معانی بتائے اور احمدیت کے پیغام کا خلاصہ سنایا سوالات و جوابات کا موقعہ دیا گیا - زیادہ تر سوالات کا رُخ "ترک اور آرمینین" تعلقات کی نسبت تھا - جوابات میں غلط بیانیوں کی مناسب تردید اور غیر اقوام سے تعلقات کی نسبت اسلام کے احکامات سنائے گئے -

تقاریر کے بعد فیتھ برادران کے گرد ہر جگہ ایک حلقہ تھا - اور یہ بھائی انگریز مرد و عورتوں کو مناسب جواب دیتے رہے -

متفرق امور

اخویم کوریو کے صاحبزادہ کا جنم دن ۱۵ - فروری کو تھا - برادرم چودھری صاحب نے اس موقعہ پر اس نوجوان کو مکرم و مخدوم بھائی عبد اللہ الہ دین صاحب کی مرتب کردہ کتاب Ahmad (احمد) بطور تحفہ سالگرہ دی -

(۲) گذشتہ اتوار کو احمدیہ لیکچر ہال میں حقیقت اسلام پر خاکسار نے تقریر کی - تقریر کے بعد نہایت دلچسپ سلسلہ سوالات و جوابات جاری رہا - ایک تعلیم یافتہ خاتون مسز گوین نام نے اسلام لانے پر آمادگی کا اظہار کیا - انشاء اللہ امید ہے - کہ جلد یہ بشارت ناظرین تک پہنچا سکینگے ۔

شمالی و جنوبی امریکہ ایک وقت

حضرت مفتی صاحب کے سفر امریکہ کے ساتھ ہی ہمارے ایک اور احمدی دوست حاجی حسن نام کو جنوبی امریکہ کا سفر درپیش آگیا - اور وہ احمدیہ لٹریچر کی کافی تعداد لے کر اور جنٹائن کی ریاست جمہوریہ میں گئے - اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے نئی دنیا کے دونو کونوں میں ایک وقت پیغام حق پہنچانے کا انتظام ہوا ہے ۔

تھیولوجی کلاس

نومسلموں کی تعلیم دینی اور ان کو مسائل ضروریہ سکھانے کے لئے ہفتہ میں ایک بار درس کا انتظام کیا گیا ہے - تین سبق ہو چکے ہیں - نماز زبانی یاد کرائی اور احمدیت کی خصوصیات سمجھائی جاتی ہیں - برسہ برادران فیتھ اور فاطمہ کیتلین خصوصیت سے زیادہ دلچسپی لیتی ہیں - اور گو ابھی تک باقاعدہ صرف تین سبق ہوئے ہیں - تاہم شوقین نومسلموں نے بہت کچھ سیکھ لیا ہے - اور کلمہ طیبہ کا پڑھنا - بسم اللہ - الحمد للہ - انشاء اللہ تعالیٰ - السلام علیکم - سبحان اللہ اللہ اکبر - وغیرہ ضروری کلمات عربیہ کا برموقعہ استعمال کرنا صحت کے ساتھ ان مرد و عورت نومسلمین کو یاد ہے -

میرا قلب سرور سے بھرتا اور میری زبان حمد باری تعالےٰ کے گیت گاتی ہے - اور میں یقین رکھتا ہوں - کہ ہر احمدی کی یہی کیفیت ہو - جب وہ مغربی سفید پرندوں کے منہ سے کلمات ذیل سُنیگا -

"الحمد و للہ - میں بالکل اچھی طرح ہوں - انشا اللہ تعالیٰ میں فوید یان کو خط لکھوں گا۔"

فاطمہ کیتلین کل کہتی تھی - کہ اب تو بسم اللہ خودبخود زبان سے نکلتی ہے - کسی کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی +

والسلام

(بقیہ از صفحہ ۲ کالم ۳)

ہم جانتے ہیں - اور جن کو ہم نہیں جانتے - بالخصوص ہمارے سردار محمدؐ پر اور اس کی آل پر - اور اس کے خلفاء ابوبکر و عمر و عثمان و علیؓ پر - اور تمام صحابہؓ پر اور اولیاء و اقطاب و مجددین امت پر - اور اماموں پر اور اماموں کے امام - ولیوں کے خاتم اور سردار مظہر انبیاء بروز محمد حضرت احمدؑ مسیح موعود نبی اللہ مہدی مسعود اور آپ کے خلفاء نور الدین رضؓ و محمود پر - اور تمام اصحاب پر اور آل و اولاد پر اور مریدین و محبین پر فضل کر - کرم کر - رحم کر - اے میرے مولا کریم - تیری ہستی سب سے برتر - تیری قوت سب سے اعلیٰ - تیری طاقت سب سے اوپر - کوئی علم نہیں - مگر وہ جو تو دے - کوئی عمل نہیں مگر وہ جس کی تو توفیق دے - کوئی قدرت نہیں - مگر وہ جو تو عطا فرما دے اپنے بندے محمود ہمارے امام و سردار ہمارے مرشد و ہادی - ہمارے مہدی و مراد کا - ہمارے سید و لیڈر فضل عمر کی نصرت کر تائید کر ہر میدان میں فتح دے - اس کا ہر عزم پورا کر - اس کی ہر دعا کو قبول فرما - اس کے دوستوں کو ترقی دے - اور اس کے بدخواہوں کو مٹا دے - اسے صحت و قوت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما - اور اسے اور بھی بڑھ کر مقام محمود پر مبعوث فرما - اُسے اپنے خاص الخاص قرب اقرب میں لے - اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب و درجات عطاء فرما - ہاں میرے کرم فرما - میرے محسن میرے مُربی - میرے رب - قدیر - سمیع و علیم - جن دوستوں نے مجھے دعاؤں کے لئے لکھا اور کہا - ان کی دعائیں اور خواہشیں پوری کر اور بابرکت کر جنہوں نے لکھا یا کہا نہیں - مگر امید رکھتے ہیں یا چاہتے ہیں کہ میں ان کے لئے دعا کروں - ہاں ان کے واسطے بھی میں تیرے حضور میں سوالی ہوں - کہ ان کے سوال کو پورا کر - ان کے دامن کو اپنی بخشش سے بھر دے - تیرے حضور میں کوئی کمی نہیں تیرے خزانے میں کچھ تھوڑا نہیں - نصرت کر ان کی جو دین محمدی کی نصرت کریں - اور ہمیں ان میں سے بنا - ذلیل کر انہیں جو دین محمدی کی ذلت چاہیں - اور ہمیں ان میں سے نہ بنا - مدد کر ان کی جو مسیح موعود کے مدد و معاون ہوں - اور بخش کہ ہم ان میں سے ہوں - ذلیل کر انہیں جو مسیح موعود کی ذلت چاہیں اور بخش کہ ہم ان میں سے نہ ہوں - ربِّ انزلنی منزلاً مبارکاً وانت خیر المنزلین والحمد للہ رب العلمین - اٰمین ثم اٰمین ثم اٰمین - برحمتک یا ارحم الراحمین +

محمد صادق عفا اللہ عنہ

از گلسٹر سٹی - ملک امریکہ - یکم مارچ ۱۹۲۰ء

پتہ برائے خطوط

c/o Thomas Cook & Son

245 Broadway

New York U. S. America